

UGC-CARE List

Journal Details

Journal Title (in English Language)	Tahzeeb-ul-Akhlaq
Journal Title (in Regional Language)	کتاب الاخلاق
Publication Language	Urdu
Publisher	Aligarh Muslim University
ISSN	2348-2257
E-ISSN	NA
Discipline	Arts and Humanities
Subject	Arts and Humanities (all)
Focus Subject	Literature and Literary Theory
UGC-CARE coverage year	from January-2020 to Present



ادارۃ ہدیۃ الاخلاق و اشاعت، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

₹ 20/-

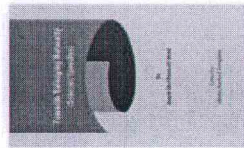
R.N./ No. 40341/1983
Date of Printing 7-8 February 2021
Date of Posting 11-12 February 2021

ISSN - 2348-2257
Postal Regd. No. ALG/94/2021-23
Ph. : 0571-2703027

Tahzibul Akhlaq (Monthly) Vol. 40, issue 2, February 2021

B براؤن بک پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ
BROWN BOOK PUBLICATIONS PVT. LTD.

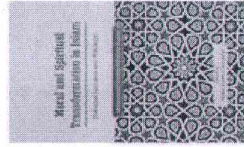
Important Books



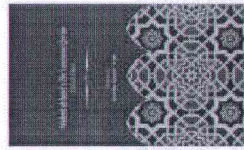
₹ 400/-



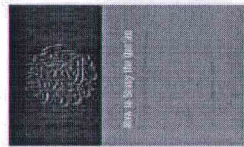
₹ 400/-



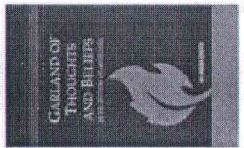
₹ 500/-



₹ 500/-



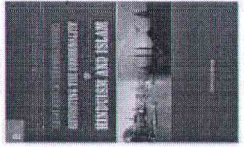
₹ 500/-



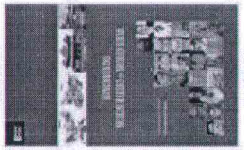
₹ 400/-



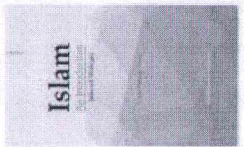
₹ 350/-



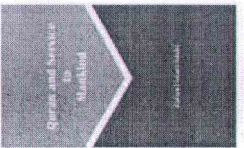
₹ 300/-



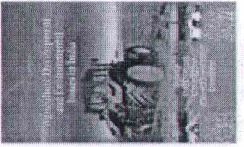
₹ 200/-



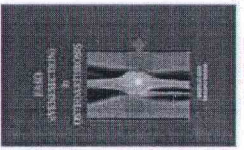
₹ 150/-



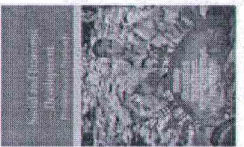
₹ 300/-



₹ 650/-



₹ 1200/-



₹ 650/-

Circulation & Distribution Office:

Opposite Blind School, Qila Road,
Shamsheed Market, Aligarh-202001
Mdp. #91-9819897975, Ph.0571 2700088
E-mail: bbpublication@gmail.com
Website: www.brownbooks.in

BROWN BOOKS

فہرست

۵	مدیر	اداریہ
۷	پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی	اسلامی نظام تعلیم اور عصری ضرورت
۱۴	ڈاکٹر محمد ذکی کرمانی	اسلامی تہذیب کی بنیادیں
۲۳	پروفیسر صغیر افراہیم	(آخری قسط) سرسید کے فکری اور عملی اجتہاد: عکس در عکس
۲۸	ڈاکٹر عبدالعزیز	ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے انسانی صحت پر منفی اثرات
۳۲	ڈاکٹر شکیل احمد	ہندوستانی مذاہب کے ساتھ مکالمہ کے طریقے (شریعت کی روشنی میں)
۳۸	ابو اسامہ	عالمی سطح پر غیر حکومتی تنظیموں کا تاریخی ارتقا
۴۶	ڈاکٹر محمد راشد	اسلام رحمت نہ کہ زحمت
۵۲	پروفیسر اخلاق آہن	کچھ باتیں، کچھ تصویر بتاں!...
۵۷	مہر الہی ندیم	مولوی عبدالحق کے مراسلات
۶۲	پروفیسر علی احمد قاسمی	خطوط سے متعلق دو اہم کتابیں
۶۹	پروفیسر اطہر صدیقی	حیرت سرائے کی کہانیاں

تہذیب الاخلاق کے مضامین میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ان سے متفق ہو۔
پرنٹروپبلشر رجسٹرار (اے ایم) یو جی گڑھ نے لیتھو آفسیٹ پرنٹس کے توسط سے چھپوا کر ادارہ تہذیب الاخلاق و
نشانت، ڈی، ۷، شبلی روڈ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے شائع کیا۔

عالمی سطح پر غیر حکومتی تنظیموں کا تاریخی ارتقا

غیر حکومتی تنظیموں کا سیاسی اور سماجی پس منظر

دوسری عالمی جنگ کے آخری پڑاؤ میں کیا عالمی لیڈرشپ کو احساس ہوا کہ انسانیت جس نقصان اور گھاٹے سے دوچار ہوئی ہے اس کی بھرپائی کر پانا ناممکن ہے؟ محسوس کیا گیا کہ اگر دوبارہ کسی جنگ کی نوبت آتی ہے تو دنیا کو پہلے سے کہیں زیادہ خسارہ ہوگا۔ عالم انسانیت کو بہتر اور خوب تر کرنے کی اسی امید میں ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ کی بنیاد پڑی۔ یہ واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ اس نئی تنظیم کے روح رواں وہی چندہ افراد تھے جن کی سرکردگی میں دوسری عالمی جنگ کی خوں ریزی برپا ہوئی تھی۔ اقوام متحدہ کا چارٹر جدید ذہن کی اُتج اور دنیاوی تشکیل کی ایک اچھوتی مثال ہے جو شروع سے آخر تک امن پسندی اور انسان دوستی کی لفظیات سے پُر ہے۔ دستاویز کی تمہید میں دونوں عالمی جنگوں کی تباہی کا احتساب کرتے ہوئے شدید دکھ اور ندامت کا اظہار کیا گیا۔ اس میں جنگ و جدال کی منحوسیت کو بھلا دینے اور ملکوں کے بیچ آپسی دشمنی کو ختم کرنے کی اپیل کی گئی اور امن پر مبنی ایک نئے عالمی معاشرے کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ہر ممبر ملک سے یہ امید ظاہر کی گئی کہ وہ اپنے شہریوں کو باوقار اور سکون کی زندگی گزارنے کا ماحول سازگار کرے تاکہ ہم اجتماعی طور پر خوش حال اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد رکھ

سکیں۔ اقوام متحدہ نے آنے والے بیس سالوں میں اپنے ممبر ملکوں کو عمومی اور خصوصی نوعیت کے مختلف ہدایتی دستاویزات جاری کیے۔ یاد رہے کہ یہ وہ دور ہے جب بہت سارے ملک غلامی سے نئے نئے آزاد ہوئے تھے اور کچھ کو آگے چل کر آزادی ملنے والی تھی۔ ان ملکوں کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ سیاسی اور معاشی طور پر کیسا معاشرہ تعمیر کریں؟ کیا اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنا مملکت (اسٹیٹ) کی ذمہ داری ہوگی؟ کیا مملکت کو اپنے ملک کی ترقی کے لیے فلاحی ہونا لازمی ہے؟ یا ترقی کے عمل میں پرائیویٹ اداروں کی بھی ضرورت ہے (لوپس، ۲۰۰۱ء)؟

ایسے ہی چھتے ہوئے نکات پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈیوڈ لوپس نے غیر حکومتی تنظیموں کے حوالے سے چند وجوہ رقم کی ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ ترقی کی بحث میں نظریے کی سطح پر تبدیلی آئی۔ ترقی کے عمل میں غیر حکومتی اداروں اور دیگر فلاحی نوعیت کی تنظیموں کی شمولیت ضروری سمجھی گئی کیوں کہ کئی دہائی تک انحصاری اور جدید کاری کی تھیوری ترقی کے فلسفے پر غالب تھی۔ جدیدیت میں فلاحی مملکت کا تصور حاوی تھا جو سالہا سال کی کوششوں کے باوجود انسانی زندگی کی بنیادی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکا۔ اس نکتے پر خصوصی توجہ دی گئی کہ

* اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف سوشل ورک، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گجی باؤلی، حیدرآباد-۵۰۰۰۳۲ (تلنگانا) انڈیا— موبائل: 9718925457